تالیفاتِ رشیدیہ

مع

فتاویٰ رشیدیہ مکمّل مبوّب

فقیہ العصر قطب الارشاد

امام ربّانی حضرۃ مولانا رشید احمد محدّث گنگوہی قدس سرہٗ

کے فتاویٰ، رسائل اور تصانیف کا مجموعہ

ادارۂ اسلامیات لاہور

- فتاویٰ رشیدیہ، مکمّل مبوّب
- سبیل الرشاد
- ہدایۃ الشیعہ
- زُبدۃ المناسک
- فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب دار الاسلام
- لطائف رشیدیہ
- ہدایۃ المُعتدی فی قراءۃ المُقتدی
- القُطوف الدانیۃ فی تحقیق الجماعۃ الثانیۃ
- الحق الصریح فی اِثبات التراویح
- فتویٰ مولد شریف
- ردُّ الطُّغیان فی اوقاف القرآن
- تعداد رکعاتِ تراویح
- اَوثق العریٰ فی تحقیق الجُمعۃ فی القُریٰ
- فتویٰ احتیاط الظہر

www.ahlehaq.org

اضافہ شدہ ایڈیشن

تالیفاتِ رشیدیہ

مع

فتاویٰ رشیدیہ

مکمل مبوّب

فقیہ العصر قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

کے فتاویٰ، رسائل اور تصانیف کا مجموعہ

ادارہ اسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

Web: www.idaraeislamiat.com Email: idara.e.islamiat@gmail.com

پہلی بار عکسی طباعت	محرم الحرام ۱۴۰۸ھ، ستمبر ۱۹۸۷ء
تصحیح شدہ جدید ایڈیشن بار دوم	۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۲ء
باہتمام	اشرف برادران سلمہم الرحمٰن
ناشر	ادارۂ اسلامیات - لاہور
مطبع	ارشد سلمان وہاب پرنٹرز لاہور
قیمت	مجلد ڈائی دار
کتابت	مشتاق احمد جلالپوری

ادارۂ اسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

[illegible] ۔ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان ۔ [illegible]

Web: www.idaraeislamiat.com Email: idara.e.islamiat@gmail.com

www.ahlehaq.org

ترتیب

مضمون	صفحہ نمبر
عرضِ ناشر	۵
مختصر سوانح مؤلف قطب الارشاد امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ	۷ تا ۱۲
مفصل فہرست مضامین فتاویٰ رشیدیہ	۱۷ تا ۴۱
فہرست مضامین تالیفات اشرفیہ	۴۲ تا
فتاویٰ رشیدیہ مکمل مبوب	۴۹ تا ۴۹۸
رسالہ سبیل الرشاد	
تقلید شخصی آمین بالجہر رفع یدین وغیرہ مسائل پر علمی تحریر	۴۹۹ تا ۵۳۲
ہدایۃ الشیعہ	
مسئلہ خلافت، تقیہ، فدک، وراثت انبیاء، مقام صحابہ وغیرہ کی تحقیق، اور روافض کے شبہات کا مسکت جواب	۵۳۳ تا ۶۰۷
زبدۃ المناسک	
حج وعمرہ کے مسائل پر مستند کتابچہ	۶۰۸ تا ۶۵۱
فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب ودار الاسلام	
دار الحرب اور دار الاسلام کی شرعی تحقیق	۶۵۳ تا ۶۶۸
لطائف رشیدیہ	
بعض قرآنی آیات، چند احادیث اور فقہی مسائل کا حل	۶۶۹ تا ۷۰۳

www.ahlehaq.org

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (القرآن)

فتاویٰ رشیدیہ کامل

(مبوّب بطرز جدید)

www.ahlehaq.org

افاضاتِ مبارکہ

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

ناشر

اِدارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

جواب :۔ یہ حالت اکراہ میں ہے ورنہ باوجود تصدیق قلبی کے اگر کچھ شرک کرے گا کافر عند اللہ تعالےٰ بھی ہو جاوے گا۔ فقط

مشرکانہ حکایات پر اعتقاد

سوال :۔ ان کرامتوں مفصلہ ذیل میں کیا حکم ہے۔ حضرت غوثِ اعظم قدس سرہٗ کے ایک مرید نے انتقال کیا۔ اس کا بیٹا روتا ہُوا آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کے حال پر رحم فرما کر آسمان چہارم پر جاکر ملک الموت سے روح مرید کو مانگا۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ خدا تعالےٰ کے حکم سے روح آپ کے مرید کی قبض کی ہے۔ آپ نے فرمایا میرے حکم سے چھوڑ دے، جب ملک الموت نے نہ دی تو آپ نے زبردستی زنبیل تمام روحوں کی جو اس دن قبض کی تھیں چھین لی۔ تمام روحیں پرواز کر کے اپنے اپنے جسد میں داخل ہوئیں۔ ملک الموت نے خدائے تعالےٰ کے پاس فریاد کی کہ ایک شخص مجنون نے زنبیل روحوں کی چھین لی۔ فرمایا وہ ادھر کو تو نہیں آتا؟ عرض کیا نہیں آتا۔ کہا اچھا ہُوا جو واپس گیا ورنہ وہ اگر ادھر کو آتا تو حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک جتنے مرے ہیں سب کے زندہ کرنے کو کہتا تو مجھے سب زندہ کرنے پڑتے۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔

ایکؔ عورت حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا یا حضرت مجھے بیٹا دو۔ آپ نے فرمایا کہ تیری تقدیر میں لوح محفوظ میں نہیں ہے۔ اس نے عرض کی اگر لوح محفوظ میں ہوتا تو تمہارے پاس کیوں آتی؟ آپ نے اللہ تعالےٰ سے کہا یا خدا تو اس عورت کو بیٹا دے۔ حکم ہُوا اس کی قسمت میں لوح محفوظ میں بیٹا نہیں ہے کہا ایک نہیں تو دو دے۔ جواب آیا ایک نہیں تو دو کہاں سے دوں؟ کہا تو تین دے۔ کہا جب ایک بھی نہیں تو تین کہاں سے اس کی تقدیر میں بالکل نہیں۔ جب وہ عورت ناامید ہوئی غوثِ اعظم نے غصہ میں آکر اپنے دروازہ کی خاک تعویذ بنا کر دے دی اور کہا تیرے سات بیٹے ہوں گے۔ وہ عورت خوش ہو کر چلی گئی اور اُس کے سات بیٹے ہوئے۔

بعدؔ وفات حضرت عبدالقادر جیلانی، ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ کہا منکر نکیر کے جواب سے آپ نے کیوں کر رہائی پائی؟ جناب شیخ نے فرمایا یوں پوچھو منکر نکیر نے میرے سوالوں کے جواب میں کیونکر رہائی پائی۔ جس وقت میرے پاس قبر میں آئے میں نے ان کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور کہا یہ بتلاؤ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زمین میں اپنا خلیفہ پیدا کریں گے تو تم نے یہ کیوں کہا کہ اے اللہ! تو ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد پیدا کرے گا شاید تم نے اللہ تعالےٰ کو مشورت طلب ٹھہرایا۔

جواب :۔ ان الحکم الا للہ[۱] یہ کرامات مندرجہ سوال بُت پرستوں کے سے عقیدہ والوں کے ہیں قد جاء فی الحدیث من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ومن لم یستطع فبلسانہ ومن لم یستطع فبقلبہ ولیس وراء ذلک حبۃ خردل من الایمان[۲] جو لوگ ان کرامات شرکیہ مذکورہ کو حق جانتے ہیں اور اس عقیدہ شرکیہ کفریہ پر ہیں سراسر مخالف قرآن اور حدیث کے ہیں اور مثل بُت پرستوں کے عبدالقادر پرست ہیں۔ بندہ کو خدا اعتقاد کرتے ہیں العیاذ باللہ

۱؎ حکم بجز اللہ کے کسی کا نہیں ۲؎ حدیث میں ہے "جو تم میں سے کوئی گناہ دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو نہ کر سکے تو اپنی زبان سے اور جو نہ کر سکے تو اپنے دل سے اور اس سے کم تو ایمان رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں"

بلکہ اس واحد وقہار وقیوم وجبار کو بندہ کے آگے مجبور جانتے ہیں۔ ایسے عقیدہ والے قطعی کافر اور مشرک ہیں۔ اگر وہ کوئی ابتدائے تمیز سے اس عقیدہ پر ہے تو پرانا کافر ہے جب تک اس کفریہ عقیدہ سے توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام کلمہ شہادت سے نہ کرے مسلمان نہیں۔ قال اللہ تعالےٰ انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰنہ النار وما للظالمین من انصار[1]۔ اگر کسی مسلمان کے گناہوں سے ساری زمین لبریز ہو اور شرک نہ ہو تو حق جل جلالہٗ اس کے بخشنے کا وعدہ فرماتا ہے اپنی رحمت سے مگر مشرک کافر ہرگز نہ بخشا جائے گا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیۡدًا[2]۔ اور جو لوگ اوّل عقیدہ توحید کا رکھتے تھے اور بعد میں اس شرکیہ عقیدہ پر ہو گئے ہیں تو ان کے پہلے نیک عمل سب برباد ہو گئے۔ اگر اسی کفر پر مر جائیں تو دوزخی ہیں بموجب فرمان واجب الاذعان الٰہی کے وَمَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَیَمُتۡ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُھُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ[3]۔

نعوذ باللہ من شر المکاذبین المبتدعین الباطلین الطاغین الفاسقین واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب[4] حررہ الفقیر محمد حسین الدھلوی عفا اللہ عنہ۔

الجواب حق

یقال لہ محمد ابراہیم

محمد اشرف علی عفی عنہ سلہٹی

الجواب صحیح۔ عبدالمجید عرف محمد قابل عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ

یہ باتیں عوام کالانعام بل ہم اضل کی ہیں ان سے احتراز مسلمانوں پر واجب ہے۔ فقط قادر علی عفی عنہ

صح الجواب بعون اللہ الملک الوہاب شہر اسلام آباد عرف چاٹگام۔

الجواب صحیح سید عبدالسلام غفرلہ الجواب صحیح سید محمد ابوالحسن الجواب صحیح سید معتصم باللہ حنفی

محمد عبدالحکیم عفی عنہ

کرامات مذکورہ بے اصل ہیں ان کے اعتقاد سے احتراز چاہیئے۔ محمد حسن عفی عنہ

---

[1] اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک کیا تو اللہ تعالےٰ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں کی کوئی مدد کرنے والا نہیں۔

[2] اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہیں فرمائے گا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کی چاہے مغفرت فرمائے گا اور جس نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا تو وہ بے شک بڑی دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔

[3] اور تم میں سے جو شخص اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مر جائے تو ان کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہ جہنمی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

[4] ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جھوٹوں کے شر سے جو بدعتی اور باطل پر ہیں سرکش اور فاسق ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ عبرت حاصل کرو اے عقلمندو۔

www.ahlehaq.org

یہ حکایات لا اصل ہیں اعتقاد کے لئے یقینی باتیں درکار ہیں۔ معتقد ان باتوں کا یا نادان ہے یا کجرو مسلمانوں کو بہر حال ایسی باتوں سے اعتقاد ہٹانا چاہیئے اور سچے اور پکے مسلمانوں کے عقائد دل میں جمانے چاہئیں۔ فقط محمد ناظر حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامی میرٹھ شہر۔

کرامت مذکورہ کا معتقد مخالف قرآن واحادیث کا ہے ایسے اعتقاد سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ فقط محمد مسعود نقشبندی

الجواب صحیح محمد عبید اللہ الجواب صحیح عبد الحق

ایسے عقائد مشرکین و مبتدعین کے ہیں جواب مجیب کا اور مواہیر و دستخط صحیح ہیں حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ الجواب صحیح والرائے نجیح۔ الغرض جناب شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ ولی کامل فی زعمنا ہیں صاحب کرامات ہیں مگر عوام کالانعام جہلا لوگوں نے ہزارہا حکایات اکاذیب گھڑ رکھی ہیں منجملہ ان کے جو سوال میں درج ہیں اور انہی کے لگ بھگ یہ کرامت بھی افترا کی ہوئی ہے کہ بارہ برس کے بعد کشتی مع برات ڈوبی ہوئی نکالی۔ سو اس کی بھی کچھ اصل نہیں ہے، غرضیکہ ایسے عقیدے شرکیہ بدعیہ سے توبہ کرنی چاہیئے ورنہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

حررہ العاجز ابو محمد۔ عبد الوہاب الفنجابی الملتانی خادم شریعت رسول الاواب

الجواب صحیح سید محمد اسمٰعیل فرید آبادی بقلم خود ابو محمد عبد الوہاب پیر محمد انصاری عفی عنہ ولی محمد

جواب بہت صحیح ہے جواب بہت صحیح ہے سید عطاء الرحمٰن عفی عنہ

مولوی دبیر الرحمٰن صاحب سید محمد عبد الحمید سید غلام حسین

عبد الجبار حیدر آبادی جواب صحیح ہے روح چھیننا غلط ہے اعتقاد اس پر باطل ہے۔

بہر و قلم امیر احمد عفی عنہ قادر بخش عفی عنہ جواب صحیح ہے تلطف حسین

مخفی نہ رہے کہ مفتی جزاہ اللہ خیر الجزاء نے جو جواب دیا ہے اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کے پوجنے والوں اور اس کے رسول برحق کے ماننے والوں کو کافی ووافی ہے البتہ ضال مضل مشرک و مبتدع کہ جس کے دل اور آنکھ اور کان پر شقاوت و بدبختی کی مہر ہے اُس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ فی الواقع جو شخص ایسی کرامتوں لا اصل لہ کا پیران پیر یا کسی دوسرے ولی و فقیر سے کہ جو مقدرات باری تعالٰے و تصرفات قادر مطلق سے ہیں قائل و معتقد ہے اُس کے مشرک ہونے میں کوئی شک نہیں۔ خدائے چون و چرا کے حکم و قدرت کے مقابلہ میں کسی نبی و ولی کی کچھ پیش نہیں چلتی وہ حاکم سارا جہان محکوم وہ خالق اور سب مخلوق۔ پھر کون اس شہنشاہ دوجہان کے حکم کو رد کرسکتا ہے اپنے کلام معجز میں بیان فرماتا ہے قل من بیدہ ملکوت کل شئی وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون ہ سیقولون للہ قل فانی تسحرون ہ یعنی فرمایا اللہ صاحب نے کہہ کون ہے وہ شخص جس کے ہاتھ میں ہے قابو ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اُس کے مقابل کوئی نہیں حمایت کرتا جو جانتے ہو وہی کہہ دیں گے کہ اللہ ہی ہے پھر کہاں سے خبط میں پڑ جاتے ہو اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں لیس الفاعل والقادر والمتصرف الا ھو یعنی اللہ تعالٰے واولیاء اللہ ھم الفانون الہالکون فی فعلہ تعالٰی وقدرتہ وسطوتہ لا فعل لھم ولا قدرۃ ولا تصرف لا الآن ولا حین کانوا احیاء فی الحیاۃ الدنیا۔ یعنی قادر اور فاعل اور متصرف کوئی نہیں مگر اللہ اور اولیاء اللہ فانی اور گم ہیں اللہ کے فعل میں

اور اس کی قدرت اور غلبہ میں نہ ان کا کوئی دخل ہے نہ قدرت نہ تصرف نہ اب یعنی عالمِ برزخ میں اور نہ جبکہ زندہ تھے دنیا میں۔ پس اس آیت اور عبارت شیخ موصوف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ پس ایسی کرامت پیرانِ پیر کی طرف منسوب کرنا محض تہمت و افترا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فقط حررہ حمایت اللہ عفا اللہ عنہ جلیسری۔

ایسی حکایات و کرامات جن میں خدا کے ساتھ مقابلہ یا اس کے کاموں میں کسی قسم کا دخل بے جا بخلاف مرضی حق تعالیٰ کے ہو محض افترا و بہتان ان بزرگوں پر ہے۔ انبیاء و صدیقین و شہداء و صلحاء اور ملائکہ سب اُس کے حکم کے آگے دم بخود ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یشفعون الا لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذٰلک نجزیہ جھنم کذٰلک نجزی الظالمین۔ یعنی وہ بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اُس سے بڑھ کر نہیں بول سکتے اور وہ اس کے حکم پر کام کرتے ہیں۔ اس کو معلوم ہے جو اُن کے آگے اور پیچھے ہے اور وہ سفارش نہیں کرتے مگر اُس کی جس سے وہ راضی ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور جو کوئی ان میں کہے کہ میں خدا ہوں سوائے اُس کے سو اُس کو ہم بدلہ دیں دوزخ یوں ہی ہم بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو ؏ بزرگان بزرگی نہادہ ز سر [1]

فقط حررہ العاجز ابو عبد الرحمٰن محمد عفی عنہ

الجواب صحیح محمد عبد الحکیم عفی عنہ۔ جواب صحیح ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ و الیہ ترجعون [2] فقط حررہ عطا اللہ عفی عنہ۔ یہ جواب صحیح ہے۔ ابو محمد سلیم الدین۔ ہذا جواب صحیح۔ الجواب صحیح ابو عبد اللہ محمد نعمت اللہ نصیر آبادی۔ جواب صحیح ہے۔ دستخط محمد فقیر اللہ الفنجابی شاہپوری۔ خادم شریعت متین محمد سلیم الدین عفی عنہ دیناجپوری۔

الجواب۔ واللہ سبحانہٗ الموفق للصواب۔ یہ کرامتیں جو سوال میں مرقوم ہیں اس کا ردّ و انکار نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ اس میں کوئی امر خلاف شرع اور خلافِ عقیدہ اہلِ اسلام نہیں ہے اور ایک کرامت اخیرہ اقتباس الانوار میں جو معتبر کتاب ہے احوال حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں منقول ہے اور دو کرامتیں جو پہلی ہیں وہ میری نظر سے کسی کتاب میں نہیں گزریں لیکن کتب احوال حضرت ممدوح میں بہت کثیر ہیں اور میں نے ان کو بالاستیعاب نہیں دیکھا۔ پس ممکن ہے کہ کسی صاحب نے نقل کی ہوں۔ بہرحال انکار کرنے کی کوئی وجہ وجیہ نہیں معلوم ہوتی اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے ایسی کرامتیں بکثرت صادر ہوئی ہیں اور یہ کرامتیں ان کے کمال اور شرف کے سامنے کچھ مقدار نہیں رکھتیں۔ ان کا کمال اس سے بہت زیادہ ہے اور یہ امر اہلِ معرفت پر مخفی نہیں ہے۔ اقتباس الانوار میں ہے واز آں حضرت ہر جنس کرامات نقل کردہ اند تصرف در ظاہر خلق و

---

[1] بزرگوں نے بزرگی سر سے اُتار کر رکھ دی۔

[2] پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں سب چیزوں کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

بواطن ایشان و اجرائے حکم بر انس و جن و اطلاع ضمائر و اظہار سرائر و تکلم بخواطر و اطلاع بر بواطن ملک و ملکوت و کشف حقائق جبروت و اسرار لاہوت و اعطاء مواہب علیہ و امداد عطایاء لاربیہ و تقلب و تصرف حوادث و دوائر و تصرف اکوان اثبات الٰہی و اتصاف بصفت احیاء و اماتت و ابراء اکمہ و ابرص و تصحیح مرضی و طی زمان و مکان و نفاذ امر در زمین و آسمان و نیز بر آب و طیران در ہوا و تصرف ارادت مردم انتہی [1]

العبد

فقط واللہ سبحانہٗ اعلم و علمہ اتم مہر مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری — احمدے محمد ارشاد حسین

مولوی ارشاد حسین صاحب سے تعجب ہے کہ ظاہر ان حکایات کو خصوصًا پہلی حکایت کو خلافِ شرع نہیں جانتے۔ حق تعالے سے غالب ہونا اور امر حق تعالے کو رد کر دینا اور خدا تعالے کا شیخ قدس سرہٗ سے ڈرنا۔ تو صاف اس سے واضح ہے اور پھر بھی خلافِ قاعدہ شرع کے یہ نہیں تو معلوم نہیں وہ کونسا امر ہے کہ خلاف ہوتا ہے۔ اگر کوئی تاویل مولوی صاحب فرما کر یہ جواب لکھتے تو مضائقہ نہ تھا مگر صاف طور پر ان کو تسلیم کرنا تھا یہ مستبعد ہے علماء سے کہ عوام کی غوایت کو ایسا لکھنا کافی ہے بہرحال یہ حکایات بظاہر خود کفر اور خلاف قاعدہ شرع کے ہیں خصوصًا پہلی حکایت کہ مسلمانوں کو ایسا عقیدہ نہ کرنا چاہیئے اور کمالاتِ شیخ کی عبودیت و بندگی اور عجز تام بدرگاہ حق تعالیٰ کے ہوتا ہے نہ ایسی حکایات واہیہ آپ کی شانِ رفیع تسلیم و رضا و فنا پیش حق تعالے و اوامر حق تعالیٰ کے ہے۔ چنانچہ ان کے کلمات فتوح الغیب سے واضح لائح ہے نہ کہ مقابلہ امر حق تعالیٰ کا اور محاجمہ ذات پروردگار کے ساتھ معاذ اللہ الی حل ان حکایات کی کوئی اصل نہیں یہ واضع کسی ملحد کی ہیں اور شانِ بزرگان سے بعید ہے کہ ایسی حکایات لکھیں یا اُس پر عقیدہ کریں اور جو عبارت مولوی صاحب نے نقل کی ہے اُس سے کرامات کا واقع ہونا ثابت ہے نہ مقابلہ و برابری و مکابرہ حق تعالیٰ کے ساتھ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ مسلمان ایسے عقائد سے احتراز رکھے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم ـ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی

فی الحقیقت حکایات مندرجہ سوال جس کو سائل کرامات حضرت شیخ قدس سرہٗ اعتقاد کرتا ہے حکایات کاذبہ مردودۃ الشرع ہیں نہ کرامات مقبولہ حاشا و کلا شان حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ کے ہرگز ہرگز مقتضی اس کے نہیں ہے کہ ایسے امور مخالف شرع بطور کرامت ان سے صادر ہوویں کہ منافی ولایت ولی ہیں اس لئے کہ ولی اس مومن کو کہتے ہیں کہ جو عارف بذات اللہ والصفات ہو کر حسب امکان عبادت پر مواظبت کرے اور گناہوں اور شہوات و لذات سے کنارہ کش ہو پس اپنے کو عاجز و مغلوب اور ذات احدیث کو قادر و غالب اعتقاد کرنا اور مخالفت اس کے عملًا بھی کاربند نہ ہونا لازم الولی ہے

---

[1] اور حضرت غوث پاک سے ہر قسم کے کرامات نقل کئے ہیں مخلوق کے ظاہر و باطن میں تصرف اور انسان و جن پر ان کے حکم کا جاری ہونا اور دلوں پر اطلاع پانا اور چھپی ہوئی باتوں کا ظاہر کرنا اور دلوں سے بات کرنا اور ملک و ملکوت کی باطنی باتوں پر اطلاع پانا اور حوادث میں الٹ پلٹ کرنا اور اس میں تصرف کرنا اور اثباتِ الٰہی کے اکوان میں تصرف کرنا اور زندہ کرنے اور مارنے کی صفت سے متصف ہونا اور کوڑھی و مادر زاد اندھے کو اچھا کرنا مریضوں کو تندرست کرنا اور زمان و مکان کو طے کرنا اور زمین و آسمان میں آپ کے امر کا نافذ ہونا بلکہ پانی پر بھی اور ہوا میں اُڑنا اور لوگوں کے ارادے میں تصرف کرنا۔

بناءً علیہ جو کہ حکایات اولیٰ اور ثانیہ سے عجز و مغلوبیت خالق الارض والسمٰوات اور غلبہ حضرت شیخ قدس سرہٗ کا و نیز بزور رد کر دینا حکم حضرت رب العالمین کا صریح لازم ہے اور یہ منافی ولایت۔ پس کرامات حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ہونا ان حکایات کا بالبداہت باطل ہے۔ جو شخص ایسا اعتقاد کرے وہ ملحد ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک نہایت تعجب ان علماء سے ہے کہ جو ان حکایاتِ کاذبہ کو کرامات حضرت شیخ قدس سرہٗ سے قرار دے کر عوام کالانعام کو گمراہ کریں۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیّات اعمالنا۔ فقط

حررہ محمد قاسم علی عفی عنہ مراد آبادی

محمد قاسم علی خلف
مولانا محمد عالم علی

تعویذ میں موہم شرک الفاظ لکھنا

سوال:۔ ایک بزرگ نقشبندی کا معمول لکھا ہے کہ تعویذ میں یہ عبارت بھی شامل کرتے تھے یا حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنک صاحب این حرز را در ضمن تو سپردیم۔ ایسی عبارت تعویذ میں لکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ یہ عبارت جو کسی بزرگ سے منقول ہے اس کا لکھنا تعویذ میں درست نہیں کہ ظاہر اس کا موہم شرک کا ہے۔ کیونکہ متبادر اس کلام سے یہ ہوتا ہے کہ حضرت مجدد قدس سرہٗ حاضر اور سنتے ہیں اور سب خلق کے وہ ضامن و حافظ ہیں اور یہ شان وصفت حق تعالیٰ کی ہے بالاستقلال۔ پس ایسا کلام موہم لکھنا اور کہنا ناجائز ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ماشاء اللہ وشئت کو بسبب ایہام شرک کے منع فرما دیا ہے۔ اگرچہ تاویل کلام بزرگ کی درست ہو سکتی ہے جیسا کہ کلام وارد حدیث کی تاویل درست ہو سکتی ہے اسی ہی واسطے ان بزرگ کی شان میں کوئی نسبت عصیان کی نہ کرنا چاہیئے مگر بسبب ظاہر تبادر معنی کے خود اس سے اجتناب چاہیئے۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ موہم کلمہ سے احتراز کرنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

شرک فی التسمیہ کا گناہ

سوال:۔ اس آیت کے جواب میں کیا فرماتے ہیں جو سورۂ اعراف کی اخیر میں حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے بارے میں وارد ہے جعلا لہ شرکاء[1] تمام مفسرین کے کلام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آدم اور حوا سے شرک ہوا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کا نام عبد الحارث رکھا اور حارث شیطان کا نام ہے۔

جواب:۔ شرک جو آیت شریفہ میں آیا ہے وہ شرک نہیں گناہِ کبیرہ ہے اور گناہِ کبیرہ بلکہ صغائر و ترک اولیٰ پر بھی شرک کا اطلاق آیا ہے۔ چنانچہ شرک دون شرکٍ احادیث میں آیا ہے۔ پس یہ شرک جو ان سے سرزد ہوا ہے یہ شرک فی التسمیہ ہے یعنی بوجہ عدم علم اس امر کے کہ حارث شیطان کا نام ہے انہوں نے عبد الحارث نام رکھ دیا۔ پس بصورت شرک ہے نہ واقعی اور حقیقی ترک اولیٰ اور مکروہ تنزیہی کا صدور انبیاء سے بعد نبوت بھی اتفاقاً جائز رکھا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] ان دونوں نے اللہ کا شریک بنایا۔